مقتدی نے تاخیر سے التحیات مکمل کی اور امام کے ساتھ رکوع میں ملا، تو نماز کا حکم

ریفرنس نمبر:Aqs 1983

تاریخ:03-02-2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام صاحب التحیات مکمل کر کے تیسری رکعت کے قیام میں کھڑے ہوگئے اور تین تسبیح (یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے) کی مقدار رُک کر رکوع میں چلے گئے، ایک مقتدی نے التحیات مکمل نہیں کی تھی، وہ التحیات مکمل کر کے امام صاحب کے رکوع میں جانے کے بعد کھڑا ہوا اور ایک تسبیح (یعنی ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے) کی مقدار رُک کر رکوع میں امام صاحب سے ملا، کیا اس کی نماز ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جب مقتدی نے اپنا التحیات کا واجب پورا کیا اور اس کے بعد قیام کا رُکن ادا کر کے امام سے رکوع میں ملا، تو اس کی نماز ہو گئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں امام کی پیروی واجب ہے، لیکن اگر امام کی پیروی کی وجہ سے کوئی واجب چھوٹتا ہو، تو مقتدی کو حکم ہے کہ پہلے اس واجب کو مکمل کرے، پھر امام کی پیروی کرے، یہاں تک کہ اگر اس واجب کو پورا کرنے کے دوران امام مزید اگلے رکن میں پہنچ جائے اور مقتدی اس کے بعد اپنا واجب پورا کر کے اگلا رکن ادا کر کے امام سے ملے، تب بھی حکمِ شریعت پر عمل کرنے کی وجہ سے اس کی نماز ہو جائے گی۔

مقتدی کا تشہد رہتا ہو اور امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، تو مقتدی کو حکم ہے کہ پہلے تشہد مکمل کرے، پھر امام کی پیروی کرے، خواہ ایسا کرنے کے دوران امام تیسری رکعت بھی پڑھ لے۔ چنانچہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: ”(لو رفع الامام رأسه) من الركوع او السجود (قبل ان يتم المأموم التسبيحات) الثلث (وجب متابعته، **بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه**“ ترجمہ: اگر امام نے مقتدی کے رکوع یا سجدے کی تین تسبیحات مکمل کرنے سے پہلے سر اٹھالیا، تو

مقتدی پر امام کی پیروی لازم ہے، البتہ اگر مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے پہلے امام سلام پھیر دے یا تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، تو مقتدی اس کی پیروی نہیں کرے گا، بلکہ تشہد واجب ہونے کی وجہ سے اسے مکمل کرے گا۔

ردالمحتار میں ہے: "قولہ (فانہ لا یتابعہ الخ) ای ولو خاف ان تفوتہ الرکعۃ الثالثۃ مع الامام کما صرح بہ فی الظھیریۃ" ترجمہ: شارح رحمۃ اللہ علیہ کا قول (تو مقتدی اس کی پیروی نہیں کرے گا) یعنی اگرچہ اسے یہ خوف ہو کہ وہ امام کے ساتھ تیسری رکعت میں نہیں مل سکے گا، جیسا کہ ظہیریہ میں اس مسئلے کو واضح لکھا ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ244، مطبوعہ کوئٹہ)

امام کے رکوع یا سجدے سے فارغ ہونے کے بعد مقتدی کے رکوع یا سجدہ کرنے سے متعلق سوال کے جواب میں سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "تحقیقِ مقام یہ ہے کہ متابعتِ امام جو مقتدی پر فرض میں فرض ہے، تین صورتوں کو شامل:۔۔۔۔ دوسرے یہ کہ اُس کا فعل، فعلِ امام کے بعد بدیر واقع ہو، اگرچہ بعد فراغِ امام، فرض یوں بھی ادا ہو جائے گا۔ پھر یہ فصل بضرورت ہوا، تو کچھ حرج نہیں۔ ضرورت کی یہ صورت کہ مثلاً: مقتدی قعدۂ اُولیٰ میں آکر ملا، اس کے شریک ہوتے ہی امام کھڑا ہو گیا، اب اسے چاہیئے کہ التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہو اور کوشش کرے کہ جلد جا ملے، فرض کیجئے کہ اتنی دیر میں امام رکوع میں آ گیا، تو اس کا قیام، قیامِ امام کے بعدِ اختتام (یعنی امام کا قیام ختم ہونے کے بعد) واقع ہو گا، مگر حرج نہیں کہ یہ تاخیر بضرورتِ شرعیہ تھی۔ ملخصا" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ274، 275، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

20 جُمادَی الاُخری 1442ھ/03 فروری 2021ء

المفتی دار الافتاء اھلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے